

## 146332- ایک گاؤں میں پڑھاتا ہے، اور گاؤں والے زیتون کا تیل تھنہ میں دیتے ہیں، اب یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ زکاۃ ہوتی ہے یا تھنہ؟

### سوال

سوال: میں ایک گاؤں میں پڑھاتا ہوں، اور گاؤں والوں کیسا تھا میرے اچھے تعلقات کی بنا پر وہ مجھے زیتون کے موسم میں زیتون کا تیل تھنہ میں دیتے ہیں، لیکن مجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ زکاۃ کی مدد سے ہوتا ہے یا تھنٹ کی مدد میں، تو کیا میں اس تھنے کو قبول کر سکتا ہوں؟ یا میرے لئے اس کے بارے میں سوال پوچھنا لازمی امر ہے کہ کیا تم مجھے تھنے دیتے ہو یا زکاۃ؟ اور اگر یہ زکاۃ میں سے ہو تو کیا میں اسے قبول کر سکتا ہوں؟

### پسندیدہ جواب

اول:

گاؤں والوں کی طرف سے تھنے کے بارے میں قدرے تفصیل ہے:

1- اگر یہ تھنے ایسے گھر انوں کی طرف سے ہوتا ہے جن کے بچے آپ کے پاس پڑھتے ہیں تو پھر اسے قبول کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس سے عین خدشہ موجود ہے کہ دل مخصوص طلاب کی جانب مائل ہو جائے گا، اور اس طرح استادا پنے شاگردوں میں عدل و انصاف باقی نہیں رکھ پائے گا۔  
مزید کلیئے سوال نمبر: (82386) کا جواب ملاحظہ کریں۔

2- اور اگر یہ تھنے ایسے شخص کی طرف سے ہے جس کے بچے آپ کے پاس نہیں پڑھتے، یا گاؤں والوں کی طرف سے استاد کے احترام میں بطور عزت افزائی کے دیا جاتا ہے، اور ان تھنٹ کی وجہ سے طلاب کیسا تھا تعلق میں کوئی فرق بھی پیدا نہیں ہوا کتو ایسی صورت میں تھنٹ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

دوم:

اگر آپ دیئے جانے والا تیل کے بارے میں مترد ہیں کہ وہ زکاۃ میں سے ہوتا ہے یا محض تھنے ہی ہوتا ہے، اور کیا آپ کو اس کی تفصیل پوچھنے کی ضرورت ہے؟ تو اس بارے میں بھی قدرے تفصیل ہے:

1- اگر آپ زکاۃ کے مستحق بھی ہیں، اور آپ کلیئے گاؤں والوں سے تھنے لینا بھی جائز ہے، تو اس صورت میں آپ بغیر وضاحت طلب کیے ان کے عطیات قبول کر سکتے ہیں۔  
2- اگر آپ زکاۃ کے مستحق نہیں ہیں، اور نہ ہی آپ کلیئے گاؤں والوں سے تھنے لینا جائز ہے تو پھر آپ ان کے عطیات قبول نہ کریں، تاہم انکار کرتے ہوئے اچھا اندراز اپنائیں، تاکہ گاؤں والوں کیسا تھا آپ کے تعلقات کمزور نہ ہوں۔  
3- اگر آپ زکاۃ کے تو مستحق ہیں لیکن گاؤں والوں سے تھنے قبول نہیں کر سکتے، یا اس کے بر عکس صورت ہے، تو پھر آپ ان سے وضاحت طلب کریں، تاکہ آپ کلیئے معاملہ واضح ہو اور اسی کے مطابق عمل کر سکیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے استفسار کیا گیا:

"ایک شخص کو کچھ رقم بطور تخفیفی گئی اور لینے والے کو علم ہے کہ یہ زکاۃ ہے، تو کیا اسے وصول کرنا جائز ہے؟"

تو انہوں نے جواب دیا:

"اگر مال وصول کرنے والا شخص زکاۃ کا مستحق ہے تو اسے وصول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ یہ مال اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کیلئے حلال ہے" مزید انہوں نے یہ بھی کہا کہ:

"قابل غور بات صرف یہ ہے کہ رقم وصول کرنے والے کو علم ہے کہ یہ رقم زکاۃ کی ہے، تو اگر وصول کرنے والا زکاۃ کا مستحق ہے تو اس کیلئے یہ رقم حلال ہے، اور اگر وہ زکاۃ کا مستحق نہیں ہے تو پھر آپ اس رقم میں سے کچھ بھی نہیں لے سکتے، جو آپ کلیئے جائز ہی نہیں ہے" اتنی "فتاویٰ نور علی الدرب"

ایک موقع پر شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے ایسے لوگوں کی خطا پر تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جو زکاۃ کی رقم بطور تخفیف دیتے ہیں، اور وہ بھی جو زکاۃ نہ وصول کرنے والے کسی شخص کو بغیر آگاہی کے زکاۃ دیتے ہیں، چنانچہ آپ سے پوچھا گیا:

"کیا زکاۃ کو تخفیف یا بدیرہ، یا تعاون کے نام پر دیا جاسکتا ہے؟ میرے ساتھ ایسا ہو چکا ہے، تو اب میں کیا کروں؟"

تو انہوں نے جواب دیا:

"اگر زکاۃ کو تخفیف کا نام دیکر دیا جائے اور وصول کرنے والا بھی اسے تخفیف ہی سمجھے تو پھر اس طرح زکاۃ ادا نہیں ہوگی؛ کیونکہ زکاۃ کو تھانف کا مقابلہ نہیں بنایا جاسکتا، تاہم زکاۃ کو زکاۃ کی نیت سے دے سکتے ہیں، پھر اگر وصول کرنے والا زکاۃ کا مستحق ہو اور وہ اسے وصول بھی کر لے تو زکاۃ ادا ہو جائے گی، اور اگر وصول کرنے والا زکاۃ وصول نہ کرتا ہو، اور اسے بتلایا بھی نہ جائے کہ یہ زکاۃ ہے تو اس صورت میں زکاۃ ادا نہیں ہوگی، بلکہ اسے یہ بتلانا لازمی ہو گا کہ یہ زکاۃ ہے، پھر آگے اس کی مرضی وہ اسے قبول کرے یا نہ کرے۔

بہت سے لوگ اس مسئلے میں غلطی کا شکار ہیں، چنانچہ اگر انہیں کوئی ایسا شخص ملے جو زکاۃ وصول نہ کرتا ہو تو اسے تخفیف کے نام پر زکاۃ دے دیتے ہیں، اور اسے یہ نہیں بتلاتے کہ یہ زکاۃ ہے، کیونکہ اسے علم ہے کہ اگر اسے معلوم ہو گیا تو وصول کرنے سے انکار کر دے گا، اسی لئے اس تعاون کی حقیقت نہیں بتلاتے، یہ بات غلط ہے، اس لئے دینے والے کو چاہیے کہ اگر لینے والا زکاۃ کے مال سے پرہیز کرتا ہے تو اسے بتا دے کہ یہ زکاۃ ہے، پھر اس کی مرضی وہ اسے قبول کرے یا نہ کرے" اتنی "فتاویٰ نور علی الدرب"

اس صورت میں زکاۃ ادا نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ: "اگر وہ شخص زکاۃ وصول نہیں کرتا تو اس طرح سے یہ رقم اس شخص کی ملکیت میں ہی داخل نہیں ہوگی"

مزید کلیتے دیکھیں: "الشرح الممتع" (6/207)

واللہ اعلم.